وائظُ الجُمُعَۃ

حضورِ اکرم کا حسن وجمال

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

حضورِ اکرم ﷺ کا حُسن وجمال

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حضورِ اکرم ﷺ کا حُسن وجمال

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

بے مثل وبے مثال پیکرِ حُسن وجمال

برادرانِ اسلام! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سرتاپا، نورِ مجسّم اور پیکرِ حُسن وجمال ہیں، سرورِ عالم ﷺ جس طرح کمالِ سیرت میں سب سے منفرِد ویکتا ہیں، اسی طرح ظاہری حُسن وجمال میں بھی بے مثل وبے مثال ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو لازوال حُسن وجمال عطا فرمایا، ساری کائنات میں سرورِ کونین ﷺ سا حسین وجمیل کوئی نہیں، حُسن وجمال کے اس ذکر کو اگر مختصر پیرائے میں عرض کیا جائے، تو صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ سارے جہاں میں کوئی ایسی کامل عقل نہیں، جو رسولِ اکرم ﷺ کے حُسن وجمال اور نورانیت کا کما حقّہ اِدراک کرسکے!۔

اللہ ربّ العالمین قرآنِ پاک میں حضورِ اکرم ﷺ کے حُسن وجمال کی قسم ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾

﴿وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰى﴾[1] "اس پیارے چمکتے تارے (محمد) کی قسم! جب یہ (معراج سے) اُترے! تمہارے صاحب نہ بہکے، نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰى﴾[2] "چاشت کی قسم، اور رات کی! جب پردہ ڈالے"۔ مُفسّرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ ﴿وَالضُّحٰى﴾ سے مراد نورِ جمالِ مصطفی ﷺ ہے، اور ﴿وَالَّيۡلِ﴾ حضورِ اکرم ﷺ کے گیسوئے عنبرین (بال مبارک) کے لیے بطورِ کنایہ استعمال ہوا ہے[3]۔ یعنی ان آیاتِ مبارکہ میں خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے مبارک روشن چہرے، اور رات کی تاریکی سے زیادہ گہری سیاہ زلفوں کی قسم ذکر فرمائی، اور اس طرح اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے حُسن وجمال کا بیان فرمایا ہے[4]۔

حُسن وجمالِ مصطفی اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم

عزیزانِ محترم! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم وہ خوش بخت اور پاکیزہ نُفوس ہیں، جنہوں نے نبیٔ کریم ﷺ کے جمالِ جہاں آراء کا اپنی چشمانِ سر سے مُشاہدہ کیا، اور خوش نصیبی کی معراج حاصل کی۔ متعدّد روایات میں انہوں نے سرکارِ دوعالَم ﷺ کے حُسن وجمال کو، جن تشبیہات، اِستعارات اور خوبصورت پیرائے میں بیان فرمایا،

---

(١) پ٢٧، النجم: ١-٤.

(٢) پ٣٠، الضحى: ١، ٢.

(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ٣٠، الضُحیٰ، زیرِ آیت: ٢، صـ١١٠٨۔

(۴) دیکھیے: "شمائلِ نبوی ﷺ" واعظ الجمعہ ٨ جنوری ٢٠٢١ء۔

انہیں پڑھ کر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی قسمت پر رشک آتا ہے! اور دل میں بے اختیار یہ خواہش مچلتی ہے، کہ کاش اُس مبارک دَور میں ہم بھی موجود ہوتے، اور اپنی ان گنہگار آنکھوں سے دیدارِ مصطفی کا شرف پاتے!۔

ثانی نہیں ہے کوئی آمنہ کے لال کا!

نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بے نظیر حُسن کا ذکر کرتے ہوئے، حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ!»[1] "آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جیسا حسین وجمیل نہ کوئی آپ سے پہلے دیکھا، نہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد دیکھا"۔

چاند سے زیادہ حسین وجمیل

حضراتِ گرامی قدر! رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حُسن وجمال کا ذکر کرتے ہوئے، حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «رأيتُ رسولَ الله ﷺ في ليلةِ إضحيان، فجعلتُ أَنظر إلى رسولِ الله ﷺ وإلى القمر، وعليه حلّةٌ حمراء، فإذا هو عندي أحسن من القمر!»[2] "میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا، کبھی میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف دیکھتا، کبھی چاند کی طرف، اس وقت آپ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہن رکھا تھا، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے بھی زیادہ حسین وجمیل تھے!" ع

---

(١) "سنن الترمذي" باب المناقب، ر: ٣٦٣٧، صـ٨٢٩.

(٢) المرجع نفسه، أبواب الأدب، ر: ٢٨١١، صـ٦٣٣.

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود

نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام![1]

بارُعب اور پُر وقار شخصیت

حضرت سیّدنا ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حُسنِ بے مثال کو، چودہویں ۱۴ کے چاند سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا: «كَانَ رَسُولُ الله ﷺ فَخْماً مُفَخَّماً، يَتَلَألأُ وَجْهُهُ، تَلَألُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ»[2] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عظیم الشان بارُعب، انتہائی پُروَقار شخصیت کے مالک تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا چہرۂ انور چودہویں ۱۴ کے چاند کی طرح چمکتا تھا!"۔

قالب میں ڈھلی چاندی کی مثل خوبصورت رنگت

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے جسمانی حُسن وجمال، اور خوبصورتی کو چاندی سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُوْلُ الله ﷺ أبيَضَ، كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ، رَجِلَ الشَعْرِ!»[3] "رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَقدس کا رنگ سفید تھا، گویا کہ قالب میں چاندی ڈھالی گئی ہو! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بال مبارک کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے" ع

---

(۱) "حدائق بخشش" حصہ دُوم، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، ص۳۰۱۔

(۲) "المعجم الكبير" باب الهاء، من اسمه هند، ر: ٤١٤، ٢٢/ ١٥٥.

(۳) "الشمائل المحمديّة" باب صفة خلق رسول الله ﷺ، ر: ١٢، صـ٢٩.

ک گیسو، ہ دَہن، ی ابرُو، آنکھیں ع ص

کھٰیٰعص اُن کا ہے چہرہ نور کا![1]

سب سے زیادہ حسین وجمیل

حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کہتے ہیں: «ما كان أحدٌ أحبَّ إليَّ من رسول الله ﷺ، ولا أجلَّ في عيني منه، وما كنتُ أطيقُ أن أملأَ عيني منه؛ إجلالاً له، ولو سُئلتُ أن أصِفَه ما أطقتُ؛ لأنّي لم أكن أملأُ عيني منه»[2] "میرے نزدیک رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں، نہ میری نگاہوں میں کوئی شخص حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ حسین وجمیل ہے، میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مقدّس چہرہ کو، اُس کے جلال وجمال کے سبب، جی بھر کر دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا تھا! اگر کوئی مجھ سے کہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حسن وجمال بیان کرو، تو میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا؛ کیونکہ (رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جمالِ جہاں آرا کی چمک دمک کے سبب) میں نے حضور کو کبھی آنکھ بھر کر دیکھا ہی نہیں!"۔

چاند کا ٹکڑا

حضرت سیّدنا کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: «كان رسولُ الله ﷺ إِذا سُرَّ استنارَ وَجهُه، حتَّى كأنّهُ قطعةُ قَمَرٍ، وكنّا نعرِف ذلك منه»[3] "حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم جب خوش ہوتے، تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا چہرۂ مبارک یوں نور

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصّہ دُوم ۲، صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا، ص۲۴۹۔

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، باب كون ...إلخ، ر: ۳۲۱، صـ۶٤، ۶۵.

(۳) "صحيح البخاري" باب صفة النبي ﷺ، ر: ۳۵۵۶، صـ۵۹۷.

بار ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا! اور ہم حضورِ اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی چمک دمک سے، حضورِ اقدس ﷺ کی خوشی جان لیا کرتے!" ؏

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام![1]

چہرۂ مصطفی ﷺ

حضراتِ ذی وقار! مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا رُخِ انور نہایت روشن، وجیہ اور چاند کی طرح گول تھا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرورِ کائنات ﷺ کے حُلیہ مبارک کے بارے میں فرماتے ہیں: «وَكَانَ فِي الوَجْهِ تَدْوِيرٌ، أَبْيَضُ مُشْرَب»[2] "حضور ﷺ کا چہرۂ انور کچھ گولائی میں تھا، اور آپ ﷺ کی رنگت سفید تھی"۔

حضور نبیٔ کریم ﷺ کی پیشانی مبارک

حضرت سیّدنا ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ اکرم ﷺ کی مبارک پیشانی کے بارے میں فرماتے ہیں: «وَاسِعُ الجَبِينِ»[3] "آپ ﷺ کی مقدّس پیشانی کشادہ اور چوڑی تھی" ؏

---

(۱) "حدائق بخشش" حصہ دُوم ۲، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، صـ۳۰۱۔
(۲) "سنن الترمذي" باب ما جاء في صفة النّبي ﷺ، ر: ٣٦٣٨، صـ٨٢٩.
(۳) "شرح السُنة" للبَغوي، كتاب الفضائل، باب جامع صفاته ﷺ، ر: ١٣/ ٢٧٠. و"الشمائل المحمدية" للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله ﷺ، ر: ٧، صـ٢٢.

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا

اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام![1]

دَہنِ اقدس اور چشمانِ مبارک

عزیزانِ مَن! رحمتِ دوعالَم ﷺ کے باطنی اَوصاف وکمالات کی طرح آپ ﷺ کا ظاہری حُسن وجمال بھی بے مثال تھا! آپ ﷺ کے دَہنِ اقدس اور چشمانِ مبارک کے بارے میں، حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَلِيعَ الفَمِ، أَشْكَلَ العَيْنَيْنِ، مَنْهُوسَ الْعَقِبِ»[2] "نبئ پاک ﷺ کا دَہنِ مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے، اور ایڑھیوں پر گوشت کم تھا"۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «أَدْعَجُ العَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الأَشْفَارِ»[3] "رسول اللہ ﷺ کی چشمانِ مبارک سیاہ، اور پلکیں لمبی تھیں"۔

رحمتِ کونین ﷺ کی بینی مبارک

حضراتِ گرامی قدر! سرورِ دوجہاں ﷺ کی بینی (ناک) مبارک بہت ہی خوبصورت، دراز، بلند اور نورانی تھی، حضرت سیّدنا ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں: «أقنَى العرنَين، له نورٌ يعلوه»[4] "رسول اللہ ﷺ

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصہ دُوم ۲، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، صـ۳۰۰۔

(۲) "سنن الترمذي" باب ما جاء في صفة النّبي ﷺ، ر: ٣٦٤٦، صـ٨٣١.

(۳) "سنن الترمذي" باب ما جاء في صفة النّبي ﷺ، ر: ٣٦٣٨، صـ٨٢٩. و"الشمائل المحمديّة" للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله ﷺ، ر: ٦، صـ٢٠.

(٤) "الشريعة" للآجرّي، كتاب الإيمان والتصديق بأنّ الجنّة والنّار مخلوقتان، باب صفة خلق رسول الله ﷺ ...إلخ، ر: ١٠٢٢، ٣/ ١٥٠٨. و"الشمائل

=

کی بینی (ناک) مبارک باریک اور بلند تھی، جس پر نمایاں نُور اور رَوشنی تھی" ؏

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر دُرود اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام![1]

رسول اللہ ﷺ کی پُرنور گردن

حضرت سیّدنا ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبئ کریم ﷺ کا حُلیہ مبارکہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: «كان رسولُ الله ﷺ ...دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ، كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ»[2] "تاجدارِ رسالت ﷺ کی گردن مبارک بڑی خوبصورت تھی، گویا کہ چاندی کی کوئی مُورتی تراشی گئی ہو"۔

نبئ کریم ﷺ کا قد مبارک

رحمتِ عالمیان ﷺ کا قد مبارک میانہ تھا، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ»[3] "رسول اللہ ﷺ کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا، اور نہ ہی پست (چھوٹا) تھا" ؏

قدِ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت
ظلِ مَمدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

=

المحمدية" للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله ﷺ، ر: ٧، صـ٢٢.

(١) "حدائقِ بخشش" حصہ دُوم ۲، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، ۳۰۱۔

(٢) "الشمائل المحمدية" للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله ﷺ، ر: ٧، صـ٢٢.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب المناقب، ر: ٣٥٤٨، صـ٥٩٦.

طائرانِ قُدُس جس کی ہیں قمریاں

اُس سہی سَرو قامت پہ لاکھوں سلام[1]

حضور ﷺ کے گیسوئے عنبریں

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! مصطفی جانِ عالَم ﷺ کے گیسوئے عنبریں (بال مبارک) بڑے ہی پیارے تھے، نہ بالکل سیدھے تھے، نہ بہت گھنگریالے، حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کہ تاجدارِ دوعالَم ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: «كَانَ شَعَراً رَجِلًا، لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ»[2] "نبئ کریم ﷺ کے بال مبارک میانہ تھے، نہ بہت گھنگریالے، نہ بالکل سیدھے، اور وہ کانوں اور شانوں (کندھوں) کے درمیان تھے"۔

میرے عزیز دوستو! حضور نبئ کریم ﷺ کی مبارک زُلفوں کی لمبائی کے بارے میں مختلف روایات ہیں، بعض میں نصف کانوں تک، بعض میں کانوں کی لَو تک، اور بعض روایات میں شانوں تک مذکورہ[3]۔ ان روایات کے اختلاف کی وجہ یہ ہے، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خاتم النبیین ﷺ کے گیسوئے عنبریں کو مختلف مَواقع پر مشاہدہ فرمایا، کبھی آپ ﷺ نے نصف کانوں تک بال مبارک رکھے، اور کبھی کانوں کی لَو تک، اور کبھی شانوں تک، لہٰذا ایسی روایات میں باہم کوئی تضاد وتعارُض نہیں۔ ع

---

(۱) "حدائق بخشش" حصہ دُوم ۲، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، صـ۲۹۹۔

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، ر: ٦٠٦٧، صـ١٠٢٩.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب اللباس، ر: ١٧٢٤، صـ٤١٢.

گوش تک سنتے تھے فریاد، اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو[1]

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک

مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کشادہ تھا، حضرت سیّدنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حُلیہ مبارکہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: «مَرْبُوعاً، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ»[2] "نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چوڑا تھا)، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کی لَو تک تھے" ؎

رفعِ ذِکرِ جلالت پہ اَرفَع دُرود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام[3]

تاجدارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ رحمت

تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ رحمت ریشم کی طرح نرم ونازک، پُرگوشت، کلائیاں لمبی، اور بازُو مبارک دراز تھے[4]، حضرت سیّدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «مَا مَسِسْتُ حَرِيراً وَلَا دِيبَاجاً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صلى الله تعالى عليه وسلم»[5] "میں نے کسی ریشم اور دِیباج کو، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم ونازک نہیں پایا!"۔

---

(۱) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، چمنِ طیبہ میں سُنبل جو سنوارے گیسو، ص۱۱۹۔
(۲) "صحيح البخاري" كتاب المناقب، ر: ۳۵۵۱، صـ۵۹۶.
(۳) "حدائقِ بخشش" حصہ دُوم ۲، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، ص۳۰۴۔
(٤) انظر: "الشمائل المحمدية" للترمذي، بابُ ما جاء في خلق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، ر: ۷، صـ۲۳.
(٥) "صحيح البخاري" كتاب المناقب، ر: ۳۵٦۱، صـ۵۹۷.

حضور ﷺ کے پائے اقدس

برادرانِ اسلام! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے پائے اَقدس (مبارک پاؤں) چوڑے، پُرگوشت، اور مبارک ایڑیاں کم گوشت والی تھیں، آپ ﷺ کے مبارک پاؤں کے تلوے اونچے تھے، اور زمین پر نہ لگتے تھے، دونوں پنڈلیاں مبارک صاف، شفّاف اور قدرے پتلی تھیں، پائے اَقدس کی نرمی اور نزاکت کا یہ عالم تھا، کہ ان پر پانی ذرا بھی نہیں ٹھہرتا تھا[1]۔ ع

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم

شمعِ راہِ اَصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم

اُس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام[2]

مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار پسینہ مبارک

حضور نبی کریم ﷺ کے مبارک پسینہ کی خوشبو مشک وعنبر سے بڑھ کر تھی، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «مَا شَمَمْتُ عَنْبَراً قطُّ، وَلَا مِسْكاً، وَلَا شَيْئاً، أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ الله ﷺ»[3] "رسول اکرم ﷺ کے جسمِ اقدس کی جیسی خوشبو تھی، ویسی خوشبو نہ مشک میں تھی، نہ عنبر میں، نہ کسی اَور چیز میں" ع

---

(١) انظر: "الشمائل المحمدية" للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله ﷺ، ر: ٧، صـ٢٣. و"سیرتِ مصطفیٰ" باب ١٧، شمائل وخصائل، پائے اقدس، صـ٥٨٠، ملخّصاً۔

(٢) "حدائقِ بخشش" حصہ دُوم ٢، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، صـ٣٠٥۔

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، ر: ٦٠٥٣، صـ١٠٢٧.

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اس کی سچی بَراقت پہ لاکھوں سلام[1]

دلنشین اور واضح اندازِ گفتگو

مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا اندازِ گفتگو اس قدر پیارا اور قابلِ فہم تھا، کہ سننے والا بآسانی سن کر سمجھ لیتا، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا تاجدارِ رسالت ﷺ کے اندازِ گفتگو سے متعلق فرماتی ہیں: «مَا كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ، فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ»[2] "رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کی طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ وہ نہایت واضح انداز میں کلام فرماتے، کہ پاس بیٹھنے والا اُسے یاد کرلیا کرتا!"۔

جو بات زیادہ اہم ہوتی، آپ ﷺ اسے بسا اوقات تین تین بار دُہراتے؛ تاکہ سننے والے اسے اچھی طرح ذہن نشین کرلیں! حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ حضورِ اکرم ﷺ کے اندازِ گفتگو کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يُعِيدُ الكَلِمَةَ ثَلَاثاً؛ لِتُعْقَلَ عَنْهُ»[3] "رسول اللہ ﷺ ایک بات تین ۳ بار دہراتے؛ تاکہ آپ ﷺ کا مُخاطب شخص اس بات کو اچھی طرح سمجھ (کر دل میں اُتار) سکے!"۔ ع

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یُوں تو کس کو زباں نہیں؟

---

(۱) "حدائق بخشش" حصہ دُوم ۲، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، صـ۳۰۱۔
(۲) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٦٣٩، صـ٨٣٠.
(۳) المرجع نفسه، ر: ٣٦٤٠، صـ٨٣٠.

وہ سخن ہے جس میں سُخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیان نہیں[1]

سب سے زیادہ خوبرو

حضرت سیّدنا ابو قرصافہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بیعت کا شرف حاصل کیا، واپسی پر میری والدہ نے مجھ سے فرمایا: «يَا بُنَيَّ! مَا رَأَيْنَا مِثْلَ هَذَا الرَّجُلِ أَحْسَنَ مِنْهُ وَجْهاً، وَلَا أَنْقَى ثَوْباً، وَلَا أَلْيَنَ كَلَاماً، وَرَأَيْنَا كَأَنَّ النُّورَ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ»[2] "اے میرے پیارے بیٹے! ہم نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے زیادہ خُوبرُو، ان سے زیادہ پاکیزہ لباس والا، اور ان سے زیادہ نرم گفتار کسی کو نہیں دیکھا! بلکہ ہم نے انہیں ایسا دیکھا کہ گویا ان کے منہ سے نور نکل رہا ہے!"۔

حُسن سراپائے رسول

حضرت سیّدہ اُمِّ مَعبد رضی اللہ تعالی عنہا مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حُلیہ مبارکہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ "آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حُسن نمایاں، چہرہ حسین، قدو قامت خوبصورت، نہ بڑے پیٹ کا عیب، نہ چھوٹے سَر کا نقص، اِنتہائی خوبصورت، خوبرُو آنکھیں، سیاہ اور بڑی پلکیں، گونج دار آواز، گردن بلند، داڑھی مبارک گھنی، باریک اور باہم ملی ہوئی اَبرُو، خاموش رہیں تو باوقار، لب کشا ہوں تو چہرہ پُر بہار و وقار، سب سے بڑھ کر باجمال، دُور و نزدیک سے حسین و جمیل، شیریں زَباں، گفتگو صاف اور واضح، نہ

---

(۱) "حدائق بخشش" حصہ اوّل، وہ کمال حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نَقصِ جہاں نہیں، ص۱۰۷۔
(۲) "المعجم الكبير" جندرة بن خيشنة أبو... إلخ، ر: ۲۰۱۸، ۸/ ۱۸، ۱۹.

بے فائدہ نہ بے ہودہ، مبارک منہ سے الفاظ ادا ہوں تو گویا موتی جھڑیں، درمیانہ قد، نہ لمبا کہ دراز قامتی بُری لگے، نہ پست کہ آنکھوں میں حقارت پیدا ہو!"[1]۔ ؏

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا کہتے ہیں اگلے زمانے والے[2]

بے مثل و بے مثال آقا ﷺ

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے پے دَر پے (لگاتار) روزے رکھنے سے منع فرمایا، کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ خود تو پے دَر پے روزے رکھتے ہیں! سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: «وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ!»[3] "تم میں میرے جیسا کون ہے؟ میں تو اپنے رب تعالی کے یہاں رات گزارتا ہوں، وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے" ؏

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا، ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم!
ترا مَسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سروَرِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم![4]

---

(١) "المعجم الكبير" باب الحاء، حبيش بن خالد الخزاعي، ر: ٣٦٠٥، ٤/ ٤٨.
و"مُستدَرك الحاكم" كتاب الهجرة ...إلخ، ر: ٤٢٧٤، ٣/ ١٠، ملخّصاً.

(٢) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، آنکھیں رورو کے سُجانے والے، صـ۱۶۱۔

(٣) "صحيح البخاري" بَابُ التنكيل لمن أكثر الوصال، ر: ١٩٦٥، صـ٣١٦.

(۴) "حدائقِ بخشش، حصہ اوّل، ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحی ترے چہرۂ نورِ فزا کی قسم، صـ۸۰،۸۱۔

حضورِ اکرم ﷺ کی خوش طبعی

حضراتِ گرامی قدر! خوش طبعی اور مِزاح بھی سنّت ہے، لیکن مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مِزاح میں بھی کبھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہی، ہمیشہ سچ ہی ارشاد فرمایا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ ہم سے مِزاح بھی فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقّاً!»(1) "میں (مذاق میں بھی) سچّی بات ہی کہتا ہوں!"۔

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ النَّاقَةِ» "میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا!" اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ؟»(2) "اونٹنیاں ہی تو اونٹ پیدا کرتی ہیں!" ؏

اُن کے نثار کوئی، کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں، سب غم بھلا دیے ہیں!(3)

سرورِ دو جہاں ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ

عزیزانِ محترم! مصطفی جانِ رحمت ﷺ انتہائی مہربان، سخی، راست گو، نرم طبیعت، خوش مزاج، اور خوش اَخلاق تھے، اللہ ربّ العزّت عزّوجلّ آپ ﷺ

(1) "سنن الترمذي" باب ما جاء في المزاح، ر: ١٩٩٠، صـ٤٦٠.
(2) المرجع نفسه، ر: ١٩٩١، صـ٤٦٠.
(3) "حدائقِ بخشش" حصہ اوّل، اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں، صـ١٠١۔

کے اَخلاقِ حسَنہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾[1] "(اے حبیب) یقیناً تم اَخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو!"۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کسی نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں پوچھا، تو آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے جواب دیا: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ»[2] "خود قرآنِ کریم ہی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اَخلاقِ کریمہ ہیں"۔

حضرت سیّدُنا اَنس رضی اللہ تعالی عنہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اَخلاقِ حسنہ اور عاداتِ کریمہ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: «لَمْ يَكُنْ رَسُولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم فَاحِشاً، وَلاَ لَعَّاناً، وَلَا سَبَّاباً»[3] "رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ فحش گو تھے، نہ لعنت کرنے والے، اور نہ ہی گالی دینے والے تھے!"۔

سراپائے رحمت

عزیزانِ ملّت اسلامیہ! مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سراپائے رحمت تھے، کفّار ومشرکین نے تبلیغِ اسلام کے مقدّس جرم میں، نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بڑی اَذیتیں پہنچائیں، لیکن قدرت رکھنے کے باوُجود رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے، ان لوگوں سے بدلہ نہیں لیا، بلکہ ان کے حق میں بددعا تک نہیں فرمائی۔ حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کی، کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا گیا: یارسولَ اللہ! مشرکین کے لیے بددعا کیجیے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّاناً، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً!»[4]

---

(۱) پ۲۹، القلم: ٤.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة، ر: ٢٤٦٥٥، ٩/ ٣٨٠.

(۳) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٤٦، صـ١٠٥٦.

(٤) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والأدب، ر: ٦٦١٣، صـ١١٣٤.

"میں بددعا کرنے والا نہیں بھیجا گیا، بلکہ میں تو (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں!"۔

ہر عیب سے پاک اور زیادہ حُسن وجمال کے حامل

حضراتِ ذی وقار! شاعرِ دربارِ رسالت حضرت سیّدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے "قصیدۂ ہمزیہ" میں جمالِ نبوّت کی شانِ بے مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ع

وأحسن مِنْكَ لم تَرَ قَطُّ عينِي وأجمَل مِنْكَ لم تَلِدِ النِّساءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عيبٍ كأنَّكَ قد خُلِقْتَ كما تشاءُ[1]

"(۱) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حُسن والا میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں، (۲) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ جمال والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ (۳) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں، (۴) گویا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے پیدا کیے گئے ہیں جیسا آپ چاہتے تھے" ع

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زَمَن پھول

لب پھول، دَہن پھول، ذَقن پھول، بدن پھول[2]

امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شمائلِ مصطفی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حُسن وجمال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "قصیدہ بُردہ شریف" میں فرمایا: ع

مُنزَّهٌ عن شريكٍ في محاسِنِه فجَوهرُ الحُسنِ فيه غيرُ مُنقسِمِ[3]

---

(۱) "ديوان حَسّان بن ثابت" قافية الألف، صـ۲۱.
(۲) "حدائقِ بخشش" حصّہ اوّل، سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زَمن پھول، صـ۷۸۔
(۳) "قصيدة البُردة" الفصل ۳ في مدح النّبي صلى الله عليه وسلم، صـ۲۹.

"حضور نبیٔ کریم ﷺ اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں، کہ اس مُعاملے میں آپ کا کوئی شریک نہیں، بلکہ ان کا جَوہرِ حُسن وجمال تقسیم سے پاک ہے" ع

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے، کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دُور ہے، یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں[1]

حُسن وجمالِ مصطفی سے متعلق علمائے امّت کے اقوال

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضور سرورِ عالم ﷺ کا حُسن وجمال بے مثل وبے مثال ہے، اور اس پر اِیمان واِیقان تکمیلِ ایمان کا ذریعہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے میں علمائے امّت کے متعدّد اقوال وفرامین موجود ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

حُسن وجمال کا چرچا

(١) قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "اے طالبِ صادق! جان لو کہ حضور ﷺ کے مَحاسنِ عالیہ میں اپنی کوشش کو قطعًا دخل نہیں، بلکہ وہ آپ کی جبلّت میں پیدائشی طور پر پائے جاتے ہیں۔ آپ کی ذاتِ مقدّسہ میں مَحاسن وکمالات فطری طَور پر، اس طرح جمع کر دیے گئے ہیں، کہ کوئی کمال اس کے اِحاطے سے باہر نہیں رہا۔ بے شمار احادیث میں جو آپ کے حُسن وجمال کا چرچا ہے، اُن کی صحت میں کلام نہیں، بلکہ بعض آثار تو صحت سے قطعیّت، اور وہاں سے حق ُالیقین کے درجے تک پہنچے ہوئے ہیں! آپ کے حسن وجمال اور تناسُبِ اعضاء کے بیان میں، آثارِ صحیحہ کثیرہ مشہورہ وارِد ہیں"[2]۔

---

(١) "حدائق بخشش" حصّہ اوّل، وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں، ص۱۰۷۔
(٢) "الشفا" القسم ١، الباب ٢ في تكميل ...إلخ، فصل، الجزء ١، صـ٤٤.

تکمیلِ ایمان کا ذریعہ

(۲) امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے کی تکمیل میں سے ہے، کہ اس بات پر بھی ایمان لایا جائے، کہ اللہ تعالی نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدن شریف کی بناوَٹ، اس طَور پر کی ہے کہ حضور سے پہلے اور بعد، کسی کی تخلیق اس انداز سے نہیں کی گئی"[1]۔

رُوئے تاباں کی طرف آنکھ اُٹھانا بھی مشکل اَمر

(۳) علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حسن وجمال اَوجِ کمال پر تھا (یہاں تک فرمایا کہ) لیکن رب عزّوجلّ نے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا میں سے، بہت کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم پر بھی مخفی رکھا، اگر سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حسن وجمال پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا، تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے رُوئے تاباں کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا بھی مشکل ہوجاتا!"[2]۔

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مکمل حُسن وجمال ظاہر نہیں ہوا

(۴) علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی مزید تحریر کرتے ہیں کہ "امام قُرطبی نے بعض علماء سے نقل کیا، کہ ہمارے لیے حضورِ اکرم کا مکمل حسن وجمال ظاہر نہیں ہوا؛ (کیونکہ اگر حضور کا تمام حسن وجمال ظاہر ہوتا) تو صحابۂ کرام کی آنکھیں حضور کو دیکھنے پر قادِر نہ ہوتیں!"[3]۔

---

(۱) "المواهب اللدُنية" المقصد ٣، الفصل ١ في كمال خلقته وجمال ...إلخ، ٢/ ٥.

(٢) "جمع الوسائل" باب تعطّر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، الجزء ٢، صـ٩.

(٣) المرجع نفسه، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، الجزء ١، صـ١٠.

حضور اکرم ﷺ جیسا کائنات میں کوئی نہیں

(۵) علّامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "مَولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی تعریف بیان کرنے والا، جب آپ کی تعریف کرنے کی طاقت نہیں پاتا، تو بالآخر کہتا ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے پہلے اور بعد، حضور جیسا کسی کو دیکھا ہی نہیں!"[1]۔

مسلمانانِ عالَم کا اتفاق

(٦) حضور نبیِٔ کریم ﷺ کے حُسن وجمال کے بارے میں، امام اِبراہیم باجُوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "مسلمانانِ عالَم اِس بات پر متفق ہیں، کہ ہر شخص کے لیے سرکارِ دوعالَم ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے، کہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے حضور ﷺ کے بدنِ اطہر کو، اِس شان سے تخلیق فرمایا کہ آپ ﷺ سے پہلے اور آپ کے بعد، کسی کو آپ جیسا نہ بنایا"[2]۔

شمائلِ مصطفی ﷺ بیان کرنے میں احتیاط کا پہلو

میرے محترم بھائیو! حضور نبیِٔ کریم ﷺ کے شمائل اور حُسن وجمال کا ذکر کرنا، جہاں دنیا وآخرت میں رحمتوں، برکتوں اور نَجات کا باعث ہے، وہیں اس میں ذرا سی کوتاہی یا تنقیص، اِیمان کی بربادی اور جہنّم میں لے جانے کا سبب بن سکتی ہے! لہٰذا تاجدارِ رسالت ﷺ کے حُسن وجمال کا ذکر کرتے ہوئے، ہمیشہ حد درجہ احتیاط برتیں، اور بہت سوچ سمجھ کر الفاظ کا چناؤ کریں!۔

---

(١) "شرح الزرقاني على المواهب اللدُنية" شرح مقدّمة المواهب، ١/ ٢٠.

(٢) "المواهب اللدُنية على الشمائل المحمديّة" باب ما جاء في ...إلخ، صـ٣٨.

حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایک شخص نے اِستفسار کیا، کہ کیا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا چہرہ تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟ حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «مِثْلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ مُسْتَدِيرٌ»[1] "(نہیں، بلکہ) سورج اور چاند کی طرح گول تھا"۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے رُخِ انور کی تابانی کو، تلوار کے ساتھ تشبیہ دینے میں بے ادبی کا احتمال تھا؛ کیونکہ تلوار میں صرف چمک ہوتی ہے، نورانیت نہیں ہوتی، اسی طرح لمبائی ہوتی ہے، گولائی نہیں ہوتی، جبکہ چاند سے تشبیہ دینا اس لیے دُرست ہے؛ کہ اس میں نورانیت بھی ہے اور گولائی بھی، مزید یہ کہ اس کی روشنی کو تاقیامت زوال نہیں![2]۔

حُسن وجمالِ مصطفی سے متعلق اسلامی عقیدہ

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال کو بے مثل ماننا، تکمیلِ ایمان میں سے ہے ، کسی شخص کا اِیمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا، جب تک وہ نبیِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو باعتبارِ صورت وسیرت، اِس کائناتِ ہَست وبُود کی تمام مخلوقات سے افضل واکمل تسلیم نہ کر لے![3] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے عقیدہ واِیمان میں اس اَمر کو ضرور ملحوظ رکھیں، اور جہاں کوئی خامی، کمی یا کوتاہی پائیں، اُسے درست کر کے اپنی دنیا وآخرت سنواریں، اور اپنے ایمان کو فرحت وتازگی بخشیں!۔

---

(١) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر صفة خلق رسول الله، ١/ ٢٨٣.

(٢) دیکھیے: "شمائلِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" واعظ الجمعہ ٨ جنوری ٢٠٢١ء۔

(٣) "المواهب اللدُنية" المقصد ٣، الفصل ١ في كمال خلقته وجمال ...إلخ، ٢/ ٥.

دعا

اے اللہ! حضورِ اکرم ﷺ کے حُسنِ بے مثال کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرما، ہماری دنیا وآخرت بہتر بنا، ہم پر اپنی رحمتوں، برکتوں اور خیر وبھلائی کا نُزول فرما، نبیٔ کریم ﷺ کے حُسن وجمال سے متعلق ہمارے عقیدے کو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نظریات کے مُوافق بنا، شمائلِ مصطفی بیان کرتے وقت، احتیاط کا دامن تھامے رہنے کی توفیق مرحمت فرما، کسی بھی قسم کی تنقیص یا کوتاہی سے بچا، اور ہر معاملے میں مقامِ مصطفی کے آداب ملحوظِ خاطر رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.